



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسباب کا سہارا لینا کیسا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

:اسباب کا سہارا لینا کئی طرح سے ہے

پہلی قسم :- یہ ہے کہ انسان کوئی سبب اختیار کرے مگر صرف ظاہری طور پر سبب کی حیثیت سے اپنے عمل میں لائے مگر حقیقی اور اصلی اعتماد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ پر ہو اور اس کا یقین ہی ہو کہ یہ سبب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اگر اللہ چاہے تو اس سبب کو بھی کاٹ سکتا ہے، اور اگر چاہے تو اسے باقی رہنے دے، اور اللہ تعالیٰ کی مشیت میں اس سبب کا کوئی اثر نہیں ہے۔ اس انداز سے سبب اختیار کرنا نہ اصل توحید کے خلاف ہے نہ کمال توحید کے منافی۔

دوسری قسم :- سراسر توحید کے خلاف ہے۔ وہ یہ کہ انسان کوئی سبب اختیار کرے اور پھر ہر اعتبار سے اس ہی پر تکیہ کر لے، اسی کی تاثیر کا یقین رکھے اور اللہ عزوجل کو بھول جائے کہ اس کی بھی کوئی تقدیر ہے۔ مثلاً: جیسے:

إِنَّ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَزَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَأَوَّلِيَهُ النَّارَ وَلَهُ لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۚ ۷۲ ... سورة المائدة

”بلاشبہ جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تو اللہ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے۔“

یہ دنیا دار الاسباب ہے، اس میں بے انتہا صحیح اور مشروع اسباب موجود ہیں، اور بندہ انہیں اختیار بھی کرتا ہے، تو چاہئے کہ انسان کسی طرح بھی اپنے دل کو ان اسباب کے ساتھ نہ اٹکائے، بلکہ ہر طرح سے اللہ عزوجل پر اعتماد ہونا چاہئے۔ چنانچہ اگر کوئی ملازم اپنے روزی رزق اور معاملات میں سراسر اپنی تنخواہ پر اعتماد کرتا ہے اور مسبب الاسباب اللہ عزوجل کو بھول جاتا ہے تو یہ شرک کی ایک صورت ہے۔ لیکن اگر اس کا خیال اس طرح ہو کہ تنخواہ تو محض ایک خالی خالی ظاہری سہارا اور سبب ہے اصل معاملہ فی الحقیقت اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے تو یہ بات توحید یا توکل کے قطعاً خلاف نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسباب اختیار فرمایا کرتے تھے مگر آپ کا کلی اعتماد مسبب الاسباب اللہ عزوجل ہی پر ہوا کرتا تھا۔

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

احکام ومسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 62

محدث فتویٰ